

MEN'S GILLETTE, STORY

BLADEFREGA



Men's Gillette, Story

THE FAMILY · 07

شیطان لڑکا۔

”اینزو،“ میری ماں نے میرے والد سے کہا، ”ہمیں اسے بورڈنگ اسکول میں ڈالنا ہوگا۔

مجھ سے اب نینڈو نہیں سنبھلتا۔

اسے قابو میں رکھنا ناممکن ہے۔

اس سے بھی بُری بات یہ کہ اس کا کوئی بھروسا نہیں کہ کب کیا کر بیٹھے۔“

وہ ذرا رکیں۔

”آپ کو پتا ہے آج اس نے کیا کیا؟“

”نہیں۔ بتاؤ۔“

”وہ دکان میں میرے ساتھ تھا اور، میرے دھیان میں آئے بغیر، لمبی قینچی غائب ہو گئی۔

وہی جس سے میں کپڑا کاٹتی ہوں۔

کپڑے کے تیس تیس میٹر کے تھان۔

مجھے فالتو قینچی سے کام چلانا پڑا۔

میں تقریباً ایک گھنٹا ڈھونڈتی رہی۔

پھر میں نے اسے واپس آتے دیکھا۔

پُرسکون۔

مسکراتا ہوا۔

ہاتھ میں قینچی لیے۔
 میرے والد نے نظر اٹھائی۔
 ”وہ کہاں گیا تھا؟“
 ”بار میں۔“
 ”کیا کرنے؟“
 ”ہمارا بیٹا پانچ برس کا ہے، اینزو۔
 آپ اس کے باپ ہیں۔
 احمقوں کی طرح ہنسنے کے بجائے کچھ ذمہ داری اٹھانے کی کوشش کیجیے۔
 مجھے فکر ہے۔
 اس کا کیا بنے گا؟“
 میری ماں ڈری ہوئی تھیں۔
 مگر جب میں لوٹا، تو میں اکیلا نہیں تھا۔
 اورفیو بار کا مالک روکو پیتسیمینتی میرے ساتھ واپس آیا۔
 وہ اتنا ہنس رہا تھا کہ بمشکل کھڑا ہو پا رہا تھا۔
 روکو کے بقول، اُسے اکثر مجھے دیوٹ کہنے میں مزا آتا تھا۔
 اُس سہ پہر میں نے معاملہ نمٹانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔
 ”پتا ہے اس نے کیا کیا؟“ روکو نے کہا۔
 ”یہ وہ قینچی اٹھائے بار میں آیا۔
 میرا گلا کاٹنے۔
 میں فاصلہ رکھے رہا اور اس کا مذاق اڑاتا رہا۔
 سارا بار ہنس رہا تھا۔

مگر یہ ہار ماننے کو تیار نہ تھا۔

آخر میں اسے گھسیٹ کر لے جانا پڑا۔

میرے والد ہنسے۔

روکو ہنسا۔

گاہک ہنسے۔

میں نہیں ہنسا۔

آخر کار روکونے مجھے دیوٹ کہنا چھوڑ دیا۔

تب اُسے سمجھ آیا کہ میں ٹھیک وہ نہیں تھا جس کی اُسے توقع تھی۔

میری ماں اس نتیجے پر بہت پہلے پہنچ چکی تھیں۔

اگلی صبح وہ مجھے سیدھا بورڈنگ اسکول لے گئیں۔

سینٹ ونسنٹ کی سسٹرز۔

اُنہوں نے داخلہ فیس اور سال بھر کی ٹیوشن فیس ایک ہی ادائیگی میں چکا دیں۔

بیمہ۔

اڑتالیس گھنٹوں کے اندر میری واپسی کے خلاف۔

اُنہوں نے مدر سپیریئر کے ساتھ میرے آئندہ سلوک کے بارے میں ایک نجی مفاہمت بھی کر لی۔

میرے والد سیلزمین تھے۔

مدر سپیریئر نیپلز کی تھیں۔

پلٹ کر دیکھوں تو سیلزمین باپ اور نیپلز کی مدر سپیریئر کا یہ میل اُس کے بعد ہونے والی تقریباً ہر بات کی وضاحت کر دیتا ہے۔

زیادہ توجہ کھینچے بغیر، میرے والد نے یہ بھی یقینی بنایا کہ کانوینٹ کو Gillette کا تشہیری سامان باقاعدگی سے ملتا رہے۔

خاص طور پر پلاسٹک کے تھیلے۔

پانچ سو کارٹن۔

اُن برسوں میں وہ سونے کے مول تھے۔

ملنے میں مشکل۔

مہنگے۔

ناگزیر۔

سسٹرز اُن پر جان دیتی تھیں۔

جب بھی ذخیرہ کم ہونے لگتا، ٹیلی فون بج اٹھتا۔

فورچيلا کی مدر سپیریئر ماریا فرانکا۔

”مسٹر فریگا، شاید آپ سلام کے لیے چکر لگا سکیں۔“

تب میں نے ایک اہم فرق سیکھا۔

ایک روحانی سلام ہوتا تھا۔

اور ایک سماجی سلام ہوتا تھا۔

ایک دن سیلز ڈائریکٹر، رافائیلے دی تولیو، نے میرے والد کو پوچھنے کے لیے گھر فون کیا۔

اُن کی بدقسمتی کہ وہ اُنہیں مل گئے۔

”فریگا، صبح بخیر۔ کیسے ہیں؟“

”ٹھیک ہوں، ڈاکٹر صاحب۔ شکریہ۔ مگر یہ خیر خیریت پوچھنے والا فون نہیں ہے۔“

فرمائیے۔“

”پیڈ کوارٹر میں ہم سب متجسس ہیں۔“

ہم سمجھنا چاہتے ہیں کہ ایک سیلزمین پورے اٹلی میں بانٹے گئے تمام
تشہیری سامان کا تیس فیصد کیسے کھپا گیا۔

خالص تجسس۔

اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

ہم نے آپ کو پلاسٹک کے تھیلوں کے لگ بھگ بتیس پیلیٹ پہنچائے ہیں۔

ہم سوچ رہے ہیں کہ کاروبار کیسا چل رہا ہے۔

Gillette کا کاروبار نہیں۔

پلاسٹک کے تھیلوں کا کاروبار۔

کیا آپ انہیں بیچ رہے ہیں؟

منافع کما رہے ہیں؟

یا آپ یہ سمجھانا پسند کریں گے کہ آخر ہو کیا رہا ہے؟

میرے والد نہیں بچکچائے۔

”میں ویٹیکن کی مدد کر رہا ہوں۔

اُن کے وسائل محدود ہیں۔

کوئی بجٹ نہیں۔

ریجیو کلابریا میں سینٹ ونسنٹ کی سسٹرنز، جہاں میرا بیٹا پل بڑھ رہا
ہے، اپنے خیراتی کام میں ایک چھوٹی سی شراکت کی درخواست کی تھی۔

جیسا کہ آپ نے مجھے سکھایا تھا، ڈاکٹر صاحب، میں نے اس اقدام کی
تشہیر نہیں کی۔

مجھے معلوم ہے کہ آپ ایسے کام خاموشی سے ہونا پسند کرتے ہیں۔

کوئی تشہیر نہیں۔

Gillette کا طریقہ۔

خاموشی۔

ایک لمبی خاموشی۔

آخرکار:

”بہت خوب، فریگا۔

میں مزید سامان بھیج دوں گا۔“

آٹھ برس تک سسٹرز نے پلاسٹک کا ایک بھی تھیلا نہیں خریدا۔

ایک سوال بے جواب رہ جاتا ہے۔

کیا ہو اگر انہوں نے یہ سارا معاملہ ایک کاروبار بنا لیا ہو؟

وہ راہبائیں تھیں۔

مگر وہ عورتیں بھی تھیں۔

کسی نے چہان بین نہیں کی۔

بورڈنگ اسکول کے پہلے مہینوں میں کم از کم تین ایسے واقعات ہوئے جو

سسٹرز کو سخت پریشان کن لگے۔

مجھے وہ بالکل معمول کے لگے۔

پہلا آنکھ مچولی کے دوران ہوا۔

جب بھی ہم کھیلتے، میں لازماً سسٹرز کے نجی کمروں میں جا پہنچتا۔

مجھے تجسس تھا۔

میں دیکھنا چاہتا تھا کہ راہبائیں اوڑھنی کے بغیر کیسی لگتی ہیں۔

میری سب سے بڑی دریافت ایک سسٹر تھیں جن کے بال تقریباً کھوپڑی تک

مونڈے ہوئے تھے۔

اس کے بعد، ہر تلاش کی مہم ایک ہی تنبیہ سے شروع ہوتی۔

”ہر جگہ دیکھو۔“

وہ شیطان کہیں بھی چھپا ہو سکتا ہے۔"

میں اُن کا ڈراؤنا خواب بن چکا تھا۔

یہ احساس پوری طرح دوطرفہ تھا۔

دوسرا واقعہ صبح کی ماس کے دوران پیش آیا۔

ہر روز ساڑھے دس بجے بجے چپل سے نکلتے ہوئے قطار بنا لیتے۔

ایک سسٹر اپنی تسبیح آگے بڑھاتیں اور ایک سادہ سا سوال پوچھتیں۔

"زمین پر سب سے طاقتور ہستی کون ہے؟"

سب منظور شدہ جواب دیتے۔

"یسوع مسیح۔"

پھر وہ تسبیح کو چومتے۔

ایک صبح میں نے اس رسم میں ایک چھوٹی سی تبدیلی کر دی۔

تسبیح چومنے کے بجائے میں نے سسٹر کا لبادہ چوم لیا۔

پھر میں نے کہا:

"میرے ابا کہتے ہیں کہ عورتیں خدا سے زیادہ طاقتور ہیں۔"

ردِ عمل فوری تھا۔

دوپہر کے کھانے سے پہلے میرے والدین طلب کر لیے گئے۔

ادارہ اس شیطان کو نکال باہر کرنا چاہتا تھا۔

ایک معقول حد تک فیاضانہ چیک نے گناہ کو تشویش میں بدل دیا۔

تشویش حیرت انگیز تیزی سے غائب ہو گئی۔

چیک پر چھ صفر تھے۔

پرانے اطالوی لیبرے بڑے قائل کر دینے والے تھے۔

برس معصومیت کی پناہ میں رومانوی انداز سے گزرتے گئے۔

کیک کے میلے بس مفت کھانے کے مواقع تھے۔

تھیٹر سچ بولنے کا ایک موقع تھا۔

جب بھی میں کسی شہزادے کا کردار ادا کرتا، حاضرین کو آگاہ کر دیتا کہ شہزادی کو چوما نہیں جانا چاہیے کیونکہ وہ بدصورت ہے اور اُس کے منہ سے بُو آتی ہے۔

اساتذہ اس سے متفق نہ تھے۔

آخر کار پانچویں جماعت آ گئی۔

پھر آخری امتحان۔

ممتحن کمیٹی کے ایک رکن نے ایک نجی خیال کو کھلی فضا میں پھسل جانے دیا۔

”آخر کار۔

اس سے ہماری جان چھوٹ رہی ہے۔“

سب کچھ طے شدہ لگ رہا تھا۔

سب کچھ ختم لگ رہا تھا۔

میں نے تیس برس انتظار کیا۔

پھر میں لوٹا۔

میں نے Gillette کے بلیڈوں کا آرڈر دیا۔

ادائیگی پیشگی۔

کسی نے کبھی نہیں پوچھا کہ ایسا کیسے ممکن ہو گیا تھا۔

اکسٹھ برس گزر چکے ہیں۔

آج بھی سوال باقی ہیں۔

حال ہی میں میری بیٹی نے میری طرف دیکھا اور کہا:
”معاف کرنا، نینڈو۔

میں تمہیں ابا نہیں کہتی۔

مگر آخر تم ہو کون بلا؟“

آہا۔

ہاہاہاہا۔

فرڈیننڈو فریگا
 Gillette Man